# مولوی اور ملحد

## الحادِ جدید کا علمی محاکمہ

تالیف: شہزاد حیدر

# پیشِ لفظ

آج کے اس پُرفتن دور میں جہاں ہر باطل اپنے عقائد کی تبلیغ میں مصروف ہے وہاں ملحدین بھی کسی سے کم نہیں بلکہ لوگوں کو سائنس کے نام پر گمراہ کرنے میں مصروف ہیں اور تمام مذاہب خصوصاً اسلام پر اور اسلام کی مقدّس ہستیوں پر اعتراضات کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو راہِ راست سے ہٹانا چاہتے ہیں اور وطنِ عزیز پاکستان جس کی بنیاد اسلام پر رکھی گئی میں یہ فتنہ داخل ہو کر اپنی جڑیں مضبوط کرنے لگا ہے اور نئی نسل کو اپنے شکنجے میں لینے کے لیے حریص ہے مغرب میں اِس فتنے کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں اب ہماری زمہ داری ہے کہ پاکستان میں بھی اس فتنے کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینک دیں میں نے اپنی کوشش کے مطابق کچھ لکھنے کی جسارت کی ہے امید ہے کہ حق کے متلاشیوں کے لیے نافع ثابت ہو گا۔

العبد الضعیف: شہزاد حیدر

جامعہ خیر المدارس ملتان

3 ستمبر 2021

# مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

اَلۡحَمۡدُللّٰہِ الۡوَاجِبِ الۡوُجُوۡدِ الَّذِيۡ لَا ابۡتِدَاءَ لَهُ وَلَا اِنۡتِهَاءَ لَهُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى نَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحۡبِهٖ اَجۡمَعِيۡنَ الَّذِيۡنَ قَامُوۡا بِنُصۡرَةِ الدِّيۡنِ الَّذِیۡ مُؤَسَّسٌ عَلَى الۡحُجَجِ وَ الۡبَرَاهِيۡن.

## اَمَّا بَعۡد:

اس میں سات ابواب ہیں پہلا باب الحاد کے اسباب کے بیان میں ہے اور دوسرا باب نظریہ ارتقاء کے بیان میں ہے اور تیسرا باب ذاتِ باری تعالیٰ پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات میں ہے اور چوتھا باب محمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلم پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات میں ہے اور پانچواں باب قرآن مجید پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات میں ہے اور چھٹا باب حدودِ شرعیہ کے بیان میں ہے اور ساتواں باب شرعی پردے کے بیان میں ہے۔

باب اول

# الحادِ کے اسباب

جس الحاد میں اس دور کے ملحدین مبتلا ہیں وہ نفسی الحاد ہے یعنی اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے خدا کے تصور کو دل سے نکالنے کی کوشش کرتے ہیں الحاد کے کوئی ذاتی اسباب نہیں بلکہ خارجی اسباب ہیں کیونکہ نفسی الحاد انسان کا ذاتی مسئلہ نہیں ورنہ ہر انسان ملحد ہوتا بلکہ انسان کی فطرت یہی ہے کہ وہ خدا کے وجود کو تسلیم کرتا ہے جیسے کہ فرمانِ باری تعالٰی ہے:

"فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ (الروم: ۳۰)

"خدا کی فطرت کو جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کئے رہو) خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر وتبدل نہیں ہو سکتا۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے"

اسبابِ خارجی کئی ہیں دورِ جدید میں الحاد کا سب سے بڑا سبب نظریاتی سائنس ہے ایک سروے کے مطابق اسکا ایک بڑا سبب چند مذہبی لوگوں کے غلط رویے ہیں الحاد حقیقت میں مغرب کا مسئلہ ہے اور مغرب سے ہی پھیلایا جا رہا ہے چاہے انگریزی ادب کے مطالعے کے رستے چاہے ہولیووڑ کی فلموں کے ذریعے چاہے معاشرے میں موجود الحاد سے مرغوب لوگوں سے میل جول کے رستے سے اسی طرح الحاد کا بڑا سبب کثرت سے فلسفیانہ مباحث کا مطالعہ ہے الحاد کا ایک سبب آزمائش بھی بتلایا جاتا ہے جب کوئی انسان آزمائش میں مبتلا ہوتا ہے اور دعائیں کرنے کے باوجود اسکی مصیبت نہیں ٹلتی تو وہ ملحد بن جاتا ہے اسکے علاوہ بھی کئی اسباب ہو سکتے ہیں لیکن یہ سب عارضی ہیں اگر عوارض کو دور کر دیا جائے تو الحاد بھی زائل ہو جائے گا۔

باب ثانی

# نظریہ ارتقاء

اس نظریے کا خلاصہ یہ ہے کہ کائنات کا وجود قوانینِ فطرت کے تحت ہوا ہے یعنی کائنات ایک نکتے سے بلبلے کی طرح پھیل رہی ہے اور کہکشاؤں کا باہمی فاصلہ بڑھتا جا رہا ہے اور زندگی ارتقائی عمل کے تحت مسلسل بہتر ہوتی جارہی ہے اس نظریے کو یوں بھی تعبیر کرسکتے ہیں کہ گویا کہ قدرت (Nature) خدا ہے۔ اس نظریے پر الحادِ جدید کی بنیاد ہے حالانکہ یہ تو صرف ایک نظریہ ہے کوئی حقیقت نہیں ہے اور اگر بالفرض حقیقت بھی ہو تو اس کا لازمی نتیجہ الحاد نہیں بلکہ بعض لوگوں نے تو اسے خدا کے وجود کی دلیل کے طور پر بیان کیا ہے۔ امریکن ماہرِ جینیات ڈائریکٹر این آئی ایچ (Nih) کی کتاب The language of god: A scientist presents existence of god اسی سلسلے کی ایک کوشش ہے۔

اس نظریے میں بہت سے جھول ہیں مثلا اس بات کو ہی لے لیجئے کہ اگر زندہ خلیات خود بخود جنم لے رہے ہیں اور زندگی کے ارتقاء کی طرف خود ہی بڑھ رہے ہیں تو پھر اِس عظیم الشان عمل میں مختلف شعبوں جیسے انسان، جانور، پرندوں اور حشرات الارض وغیرہ کی تخصیص کیسے خود بخود ہوئی؟ اور پھر ہر ایک کے نر اور مادہ جوڑے بھی بن گئے جذبات اور خیالات میں بھی جوڑے بن گئے جیسے خوشی، غم، محبت، نفرت وغیرہ۔ سائنس دان زندگی کے ارتقاء

کے حوالے سے اربوں سال کی بات کرتے ہیں کہ کس طرح اربوں سال میں زندگی یہاں تک پہنچی لیکن سائنس دان یہ نہیں سوچتے کہ اس دوران نظامِ شمسی میں زمین نے اربوں بار سورج کا طواف اپنے پھیلتے اور سکڑتے ہوئے محور میں بغیر کسی تبدیلی کے مکمل کیا اور چاند تو اربوں سال زمین کے گرد اربوں دفعہ اس طرح اپنے محور میں گھوما کہ اسکا چہرہ زمین سے کبھی ہٹا نہیں یعنی اسکی محوری گردش اور زمین کے گرد مداری گردش یکساں رہی۔ اس سارے عمل کو محض آٹومیٹک یا فطری سمجھ کر قبول کر لینا حقائق کا عقلی تجزیہ نہیں ہو سکتا۔ یہاں سکالر چند اہم سوالات نظر انداز کر دیتے ہیں ہیں 1. نظامِ شمسی کیوں قوانین کی پاسداری کر رہا ہے۔ 2. کیا چاند کوئی ریاضی دان ہے جو ایک حسابی انداز میں گردشی قفل (Precise calculated parameters) کے ساتھ زمین کی طرف چہرہ کیے ہوئے مدار میں گردش کرتا ہے۔

نظریہ ارتقاء کے مطابق زندگی کی ایک شاخ مختلف ادوار طے کرتی اربوں سال پہلے بندر یا بن مانس پھر ارتقائی منازل طے کر کے انسان کی شکل اختیار کر گی۔ بن مانس سے

انسان بننے میں انتہائی سست رفتاری سے تبدیلی کروڑوں سال میں آئی ہے۔ یعنی درجہ بدرجہ تبدیلی آئی لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ بندر اور انسان کے درمیان کے تمام ارتقائی مراحل غائب ہیں ! یہ تو بڑی عجیب بات ہے اور طبعی قوانین کے بھی خلاف ہے اگر یہ واقعی سچا نظریہ ہوتا تو تمام درمیانی مراحل موجود ہوتے بلکہ بن مانس تو مفقود ہوتا۔ اسکو مزید آسانی سے یوں سمجھئے کہ بیج سے درخت بننے کا عمل بھی ایک ارتقائی عمل ہے جس میں مختلف مراحل آتے ہیں ایک بیج کونپل کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے پھر پودا بنتا ہے اور رفتہ رفتہ ایک درخت کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اب غور کریں کہ تو یہ تمام مراحل دنیا میں موجود ملیں گے یعنی بیج سے درخت بننے کا ہر مرحلہ آنکھوں کے سامنے موجود ہوتا ہے۔ انسانی ارتقائی عمل جو لاکھوں سال پر محیط ہو بھلا اس میں یہ کیسے ممکن ہے کہ بن مانس اور انسان تو موجود ہیں لیکن درمیان کے تمام مراحل غائب ہیں۔ کیا عقل اِس نظریے کو صحیح مان سکتی ہے؟ اِس نظریے کے مطابق ہر تبدیلی ایک بہتری کے لیے ہوتی ہے یعنی ارتقائی منازل رفتہ رفتہ مزید آزاد زندگی کی طرف بڑھتے ہیں لیکن ارتقاء نے غذا پر دارومدار کو ختم نہیں کیا۔ آج بھی ہر انسان غذا کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ تو اِس لاکھوں کروڑوں سال کے ارتقاء میں انسان ایسا کیوں نہ بنا جو باہر کی مدد کا محتاج نہ ہو؟ نہ ہی بیماریوں کا خاتمہ ہوا بلکہ نئی بیماریاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ نیچرل سلیکشن

تو جاندار کو بہتری کی طرف لے جاتا ہے پھر جانور سے زیادہ انسان میں بیماریاں کیوں پیدا ہو رہی ہیں؟ ہر جانور کی مادہ آسانی سے بچہ جن دیتی ہے لیکن ارتقاء میں عورت دردِ زہ میں مبتلا کیوں ہوتی ہے؟ اسی طرح اور بھی کئی طبعی عوامل ہیں جو جانور کے لیے زیادہ آرام دہ ہیں بنسبت انسان کے جیسے موسم کی سختی جانور فطری طور پر جھیل لیتے ہیں لیکن انسان نہیں۔ ایسے بہت سے عوامل یہی ظاہر کرتے ہیں کہ اسلام نے انسان کو خالق کے نائب کی جو خصوصیت دی ہے یہی اسکا مقام ہے نہ کہ بندر سے ارتقائی مراحل طے کرکے یہاں پہنچنا۔(ماخوذ از خدائی سرگوشیاں:مجیب الحق حقّی)

باب ثالث:
"ذاتِ باری پر کیئے گئے اعتراضات کے جوابات میں"

سوال نمبر1: خدا کا وجود کیسے ثابت ہے؟
جواب: خدا کے وجود کی سب سے بڑی دلیل ہم خود ہیں کسی بھی ایک عضو میں غور کریں کہ کتنی عظیم پلاننگ سے بنایا گیا ہے آنکھوں کو دیکھیے کتنی زبردست کاریگری ہے ناک کو دیکھیے اِس میں سونگھنے کی حس ّکس نے رکھ دی؟ دماغ کو دیکھیے ایک گوشت کا لوتھڑا ہے لیکن سارے جہان کے پیچیدہ علوم اس میں سمائے ہوئے ہیں ایک زبردست چیز انسان کا شعور ہے کہ جس کی حقیقت جاننے سے سائنس دان قاصر ہیں یہاں تک کہ نیند بھی اللہ کے وجود کی دلیل ہے انسان کے سارے دن کی تھکان نیند سے دور ہو جاتی ہے اور انسان نیند کے بعد صبح تازہ دم ہو کر اٹھتا ہے نیند کی حقیقت بھی سائنس دانوں سے کوسوں دور ہے بس یہی ایک بہانہ ان کے ہاتھ لگ گیا ہے کہ یہ قدرتی چناؤ ہے صرف اتنا کہہ کر جان چھڑا لیتے ہیں قدرتی چناؤ یہ کیوں نہیں ہے کہ انسان نہ سوئے؟ انسان اپنا خدا خود ہے تو خود کو نیند سے بری کیوں نہیں کر سکتا؟ ملحد خدا کے وجود کی دلیل مانگتا ہے حالانکہ تمام جہان اُسکے وجود کی علامت ہے لیکن جب انسان خود حقیقت سے نظریں چُرائے تو دیکھے کو بھی اندیکھا کر دیتا ہے۔

سوال نمبر 2: خدا کو کس نے پیدا کیا؟
جواب: جواب کو سمجھنے سے پہلے یہ سمجھا جائے کہ انسان کی زندگی طبعی ہے اور وہ ہر چیز کو طبعی پیرائے میں سمجھتا ہے جیسے کہ ایک روبوٹ جسے انسان نے مصنوعی حیات دی ہے وہ ہر چیز کو الیکٹرانک پیرائے میں سمجھتا ہے اس میں لاکھ آپ طبعی حیات کی انفارمیشن ڈال دو لیکن وہ طبعی زندگی کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکے گا بلکے اسکا علم الیکٹرانک پیرائے میں ہی بند ہے۔ اسی طرح انسان بھی ہر چیز کو طبعی پیرائے میں ہی سمجھنا چاہتا ہے اور جو چیز طبیعیت سے بھی اوپر کی ہے یعنی خدا کا وجود اسے بھی طبعی پیرائے میں سمجھنا چاہتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ جو چیزیں ہمیں نظر آتی ہیں اُنہیں کسی نہ کسی نے پیدا کیا ہے لہذا خدا کو بھی کسی نے پیدا کیا ہوگا لیکِن یہ انسان کی کم فہمی ہے اور طبیعت سے ماورا حیات سمجھنے کی ناکام کوشش ہے۔ نیز یہ سوال ہم ملحدین سے بھی تو کر سکتے ہیں کہ قدرت (Nature) کو کس نے پیدا کیا؟

بابِ رابع:
"محمد صلّی اللہ علیہ وسلم پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات"
سوال نمبر 1: محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی کیا دلیل ہے؟
جواب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی سب سے بڑی دلیل قرآن مجید ہے جب یہ نازل ہوا تو عرب میں فصاحت

و بلاغت کا زور و شور تھا قرآن نے ایسی فصاحت و بلاغت سے گفتگو کی
کہ عرب اپنی ہار تسلیم کیے بغیر نہ رہ سکے اور مان لیا کہ اس کلام کی
بلاغت انسان کی طاقت سے باہر ہے نیز قرآن نے مستقبل کی خبریں
دیں وہ بھی سب سچ ثابت ہوئیں مثلاً روم فارس پر غالب آجائے گا
اور ایسا ہی ہوا حالانکہ پیشگوئی کے وقت اسباب اسکے برخلاف تھے۔ آج
کوئی بھی سائنس دان باوجود آلات کی موجودگی کے یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ
مستقبل میں کیا ہو گا۔ نیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو روسا
قریش نے یہ آفر بھی کی کہ ہم آپکو مال دیتے ہیں اور حسین ترین عورت
سے آپکا نکاح کرتے ہیں لیکن آپ نبوت کا دعویٰ چھوڑ دیں تو حضور نے یہ
آفر ٹھکرا دی اگر آپ معاذاللہ جھوٹے نبی ہوتے تو ایسا نہ کرتے کیوں کہ
جھوٹے نبی کا مقصد مال اور عورت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ نیز قرآن میں
جو سائنسی معلومات 1400 سال پہلے دی گئی تھیں آج سائنس انکی
تصدیق کر رہی ہے (تفصیل کے لیے مجیب الحق حقی کی کتاب خدائی
سرگوشیوں کا مطالعہ کریں) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر جھوٹے نبی
ہوتے تو یہ علوم قرآن میں نہ ہوتے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب حضور
نے نبوت کا دعویٰ کیا تو ان کے اپنے چچا ابو لہب وغیرہ ہی ان کے
مخالف ہو گئے کوئی بھلا کیوں اِن حالات میں خود کو جھوٹی نبوت کا دعویٰ
کرکے مصیبت میں ڈال سکتا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ کے سچے اور امانت
دار ہونے کی گواہی تو آپ کے دشمن بھی دیتے تھے اور آپ کے اخلاق تو
اعلیٰ درجے پر فائز تھے یہ سب صفات نبی کی ہی ہو سکتی ہیں نہ کہ کسی
جھوٹے انسان کی۔

سوال نمبر 2: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد نکاح کیے جو کہ معاذاللہ ان کی حوس پر دلالت کرتا ہے؟
جواب: ایسا بالکل نہیں ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی 25 سال کی عمر میں پہلا نکاح ایک 40 سالہ عورت سے کیا اور ان ہی کے ساتھ تقریباً 25 سال گزارے اور ان کی وفات کے بعد آپ نے متعدد نکاح کیے اور وہ بھی بیوہ عورتوں سے سوائے امی عائشہ صدیقہ کے کہ وہ کنواری تھیں لیکن حضور کی عمر 50 سال تھی اگر حضور معاذاللہ شہوت پرست ہوتے تو ایک 40 سال کی عورت کے ساتھ جوانی کی عمر نہ گزارتے۔
سوال نمبر 2: محمد صلی اللہ علیہ وسلم قاتل (Murderer) تھے معاذاللہ؟
جواب: آپ کو یہ تو نظر آتا ہے کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم نے کفار سے جنگ کی آپ کو جہاد کی اجازت سے پہلے کفار کے مظالم نظر نہیں آتے کتنے ہی صحابہ کو شہید کر دیا گیا لیکن حضور نے صبر فرمایا آپ کو یہ نظر آتا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین جنگ میں کفار کے مال کو بطور غنیمت لیتے تھے آپ کو یہ نظر نہیں آیا کہ قریش نے مکہ میں مسلمانوں کی جائیدادوں پر قبضہ کر لیا تھا اور انکی عورتیں اور بچوں کو جنھیں کفار نے مدینہ ساتھ نہ لے جانے دیا ان کے آنسو نظر نہیں آتے؟ مسلمان ہر طریقے سے اپنی املاک لینے کے مجاز تھے۔
نیز اگر محمد صلّی اللہ علیہ وسلم ظالم ہوتے تو فتح مکہ کے دن کفار کو قتل کر دیتے لیکن حضور نے سب کے خون کو معاف فرما دیا۔ حضور اگر قاتل ہوتے تو لوگوں کے گھر گھر جا کر بار بار انکو اسلام کی دعوت نہ دیتے بلکہ انکا قتل کر دیتے حضور تو انتقام بھی نہیں لیتے تھے بلا حق قتل کرنا تو دور کی بات ہے۔

سوال نمبر 4: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹی بچی سے نکاح کیا جوکہ ایک نبی کی شان کے خلاف ہے؟
جواب: آپ جسے بچی کہہ رہے ہو رخصتی کے وقت وہ بالغ تھیں اور بلوغت کے بعد انسان بچہ نہیں رہتا۔
سوال نمبر 5: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات زہر سے ہوئی وہ نبی ہوتے تو زہر سے نہ مرتے؟
جواب: حضور کو زہر دیا گیا تھا لیکن اسکے بعد بھی آپ کئی سال زندہ رہے ان پر زہر کا اثر تب ہوا جب اللہ کی مرضی ہوئی نیز یہ آپ کو کس نے کہہ دیا کہ نبی زہر سے نہیں مرتا نبی بھی تو انسان ہی ہوتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی کئی انبیا علیہم السلام کو انکی قوموں نے شہید کر دیا تھا تو کیا وہ نبی نہیں تھے؟ نیز زہر سے مرنے والا شہید ہوتا ہے یہ تو حضور کی فضیلت کا سبب ہوگا نہ کہ مذمت کا۔

باب خامس:
"قرآن مجید پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات میں"
سوال نمبر 1: قرآن میں شیطانی آیات موجود ہیں جیسے کہ طبری میں روایت موجود ہے کہ جب "اَفَرَاَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى" نازل ہوئی تو شیطان نے حضور کے منہ سے یہ نکلوا دیا کہ "تِلْكَ الْغَرَانِيقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى" تو مسلمان اور مشرکین دونوں سجدے میں گر گئے حضور کو جب یہ معلوم ہوا تو حضور غمگین ہوگئے تو حضور کی

تسلی کے لیے جبرائیل یہ آیات لے کر آئے "وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّآ اِذَا تَمَنّٰٓى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْٓ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ" " ہم نے آپ سے پہلے جو بھی نبی اور رسول بھیجا جب بھی وہ بات کرتا تو شیطان اسکے منہ میں اپنی بات ڈال دیتا پھر اللہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو مٹا دیتا اور اپنی آیات مضبوط کر دیتا اور اللہ خوب جاننے والا حکمت والا ہے" یہ قصہ بہت سے مفسرین نے نقل کیا ہے؟

جواب: یہ قصہ منگھڑت ہے اس پر محققین مفسرین نے تنقید کی ہے اور اس میں دو ایسے راوی ہیں جو کہ کذاب تھے اسکا قرآن کی تفسیر سے کوئی تعلق نہیں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر محققین نے آیتِ مذکورہ کی یہ تفسیر کی ہے کہ" جب نبی کوئی بات کہتا تو شیطان لوگوں کے دل میں وسوسے ڈالتا تھا لیکن اللہ ان وسوسوں کو مٹا کر اپنی آیات کو مضبوط کر دیتا تھا"۔

سوال نمبر 2: قرآن کی بعض آیات دوسری بعض آیات کے متعارض ہیں یہ کیسے اللہ کا کلام ہو سکتا ہے؟

جواب: قرآن کی آیات میں حقیقت میں
تعارض کہیں بھی نہیں ہے جہاں تعارض نظر آتا ہے تو وہ بظاہر تعارض ہے جو کہ سرسری نگاہ سے تعارض معلوم ہوتا ہے اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو کوئی تعارض نہیں ہوتا۔ اس بارے میں علماء نے کئی کتب لکھی ہیں ان میں سے ایک "تعارضاتِ قرآن کا حل" ہے اس کو پڑھ لیا جائے۔

بابِ سادس:

# حدودِ شرعیہ

ملحدین کا کہنا ہے کہ شرعی سزائیں جیسے کہ ہاتھ کاٹنا یا زانی کو کوڑے لگانا سنگسار کرنا یہ ظلم ہے اس بارے میں ان کی دوغلی پالیسی واضح ہے کہ وہ چوری کو ظلم نہیں سمجھ رہے ، زنا کو ظلم نہیں سمجھ رہے ظلم سمجھ رہے ہیں تو بس شرعی سزاؤں کو ظلم سمجھ رہے ہیں اسلام دینِ امن ہے اور امن چاہتا ہے وہ یہ نہیں چاہتا کہ کسی کی جان ، مال اور عزت محفوظ نہ ہو اور بغیر شرعی حدود کے نفاذ کے یہ ممکن نہیں آپ خود یورپین ممالک کا مشاہدہ کر لیں وہاں کتنا امن ہے؟ اور اُس ملک کا بھی مشاہدہ کر لیں جہاں اسلامی قانون نافذ ہو فرق واضح ہو جائے گا۔

بابِ سابع:۔

# شرعی پردہ

اسلام دوسرے مذاہب سے معاشرت میں ممتاز ہوتا ہے عفت کی وجہ سے عفت سے رشتوں کی اہمیت ، زندگی میں سکون اور امن حاصل ہوتا ہے اور اسی عفت کے حصول کے لیے اسلام نے پردے کا حکم دیا ہے لیکن ملحدین اِسکو عورت کی آزادی کے خلاف سمجھتے ہیں اس بارے میں یہی کہنا کافی ہے کہ ہیرا کپڑے میں چھپایا جاتا ہے اور لوہا کھلا رکھا جاتا ہے ہیرے کی چمک ہمیشہ باقی رہتی ہے جبکہ لوہے پر زنگ لگ جاتا ہے نیز کھلی ہوئی مٹھائی پر مکھیاں تو آئینگی ناں۔ "جسکی عقل پے پردہ ہو اسکی عورت پے پردہ نہیں ہوتا"۔

# گزارش

اہلِ علم حضرات کو
اِس کتاب میں کوئی
غلطی محسوس ہو تو اپنی قیمتی
رائے سے ضرور آگاہ کریں۔

Whatsapp: 03487675276